درسِ حدیث

مولای صل وسلم دائما ابدا علی حبیبک خیر الخلق کلہم

بشارتیں، غزوۂ احد، اور صحابہؓ کی جانثاریاں

حضرت اقدس مولانا سیّد حامد میاں صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

ترتیب و تزئین : مولانا سیّد محمود میاں صاحب مدظلہم

کیسٹ نمبر ۲۵ سائیڈ اے ۸۳-۹-۲۴

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰة والسّلام علی خیر خلقہ سیّدنا ومولانا محمّد وّ آلہ واصحابہ اجمعین اما بعد

وَعَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ رَأَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ شَلَّاءَ، وَقٰى بِهَا النَّبِیَّ صلی اللہ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ [1]

اور حضرت قیس بن ابی حازم (تابعی) کہتے ہیں کہ مَیں نے حضرت طلحہ رضؓ کا وہ ہاتھ دیکھا جو (سالہا سال بعد بھی) بالکل بیکار اور شل تھا انھوں نے اس ہاتھ سے غزوۂ احد کے دن نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کو (کفّار کے حملوں سے) بچایا تھا۔

ان فضائل میں سب سے پہلے تو صحابہ کرام میں چاروں خلفاء کرام کی فضیلتیں آتی ہیں (جو کہ عشرہ مبشرہ میں ہیں) ان کے بعد عشرہ مبشرہ کے باقی حضرات جو چھ رہ جاتے ہیں ان کی فضیلتیں جو جو حدیث شریف میں آئی ہیں وہ ذکر کی جاتی ہیں۔ یہاں ——— چاروں خلفاء کرام کے بعد جو فضیلتیں آئی ہیں وہ سب باقی چھ حضرات کے لیے ہیں جو کہ حضرت طلحہ رضؓ، حضرت زبیر، حضرت عبد الرحمٰن بن عوف، حضرت سعد اور سعید ہیں اس طرح دس بن جاتے ہیں۔

---

[1] مشکوٰۃ ص ۵۶۵

حضرت عمرؓ اور حضرت ابو عبیدہؓ کا تعلق

حضرت عُمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وفات کے وقت ارشاد فرمایا کہ عشرہ مبشرہ میں سے اگر حضرت ابو عبیدہؓ ابن جراح رضی اللہ عنہ حیات ہوتے تو میں اُنہیں نامزد کردیتا حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بہت محبت تھی۔ ایک دفعہ جب وہ شام کا علاقہ فتح کر رہے تھے اس دوران حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دَورہ کیا وہ پہنچے ہیں تو وہاں حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ موجود نہیں تھے۔ دوسرے لوگوں نے استقبال کیا دریافت کیا کہ کہاں ہیں وہ میرے بھائی تو اُنھوں نے کہا ابھی آتے ہوں گے وہ آگئے۔ پُوچھا گیا ان سے کہاں ٹھہریں گے آپ۔ تو اُنھوں نے کہا کہ اپنے بھائی کے پاس ٹھہروں گا۔ یعنی حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے پاس۔

حضرت ابو عبیدہؓ سپہ سالار، اور دُنیا سے بے رغبتی

وہ وہاں کے سپہ سالار تھے سارے محاذ کے وہ انچارج تھے کمانڈر تھے تو اُن کے پاس ہی وہ تشریف لے گئے۔ جب وہاں پہنچے ہیں تو وہاں جاکر دیکھا کہ کوئی سامان نہیں ہے ان کے رہنے کی جگہ میں چند ایک چمڑے کا سامان کچھ نظر آیا باقی کوئی چیز نہیں تھی۔ کھانے کا وقت آیا تو کھانے کے لیے اُنھوں نے سُوکھی روٹیاں اُٹھائیں اور پانی میں بھگودیں اور وہی خود بھی کھائیں وہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کھائیں تو آپ یہ سمجھ لیں کہ جیسے آج رُوس اور امریکہ ہیں اس طرح سے اس زمانہ میں دو ہی بڑی طاقتیں تھیں پوری دُنیا کی۔

اس وقت کی دو سپر طاقتیں

ایک رومی اور ایک یہ ایرانی فارسی۔ ایران کا حصّہ جو تھا وہ عراق اور فارس یہ ملاکر عراق کا کچھ حصّہ عراقِ عجم کہلاتا تھا وہ اس پہ ان کی حکومت تھی۔ ان دو میں سے ایک یعنی رومن سلطنت جو تھی سلطنتِ رومن اسکا دارالخلافہ انھوں نے فتح کرلیا اس کا کافی علاقہ فتح کرلیا اُن کو پیچھے ہٹادیا۔ اتنی بڑی سلطنت کو جو دُنیا میں دونوں میں سے ایک تھی فتح کیا اس کے باوجود ان میں کوئی اکڑ نہیں آئی۔ کوئی بڑائی نہیں آئی جس طرح پہلے تھے ویسے ہی اب ہیں حالانکہ یہ فتح ایک ایسی چیز ہے اور اس کا ایسا نشہ ہوتا ہے کہ جس میں انسان آپے سے باہر ہوجاتا ہے اُنہیں جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس طرح دیکھا تو بہت خوش ہوئے اور اُنھوں نے کہا تمہارے سوا باقی سب لوگوں کو دنیا نے بدل دیا تمہارے اُوپر اس دُنیا کا کوئی اثر نہیں ہوا ان کے بڑے مداح ہیں۔

وبائی علاقہ میں پیشقدمی اور اسلامی اُصول

ایک دفعہ تھوڑا سا اختلاف بھی ہُوا کہ آگے جائیں یا نہ جائیں کیونکہ آگے طاعون کی وبا تھی تو پھر یہ طے ہُوا کہ نہ جائیں حضرت ابوعبیدہؓ فرماتے تھے کہ چلیں جو ہونا ہے قدرت کی طرف سے ہونا ہے، لیکن بعد میں یہ مشورہ بھی فرماتے رہے ۔مشورہ میں یہ طے ہُوا پھر عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم سے مَیں نے سُنا ہے کہ جہاں کہیں وبا واقع ہو وانتم بھا اور تم وہاں ہو تو وہاں سے نہ نکلو بھاگ کر اور جو لوگ باہر رہتے ہیں وہ وہاں نہ جائیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے واپسی کا ارادہ فرمالیا یہ ڈاکٹری طور پر آج بھی بالکل صحیح ہے اور بہت ہی صحیح ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو وہ بڑے پسند تھے ۔ ان میں تمام صلاحیتیں تھیں ۔ سمجھ داری بہت تھی ۔ تواضع بہت تھی اور اہلیت جنگ کی ، لڑائی کی ، یہ بھی بہت تھی یہ سب چیزیں جمع ہونی مشکل ہوتی ہیں کسی میں کوئی صلاحیت کسی میں کوئی صلاحیت تو اپنی وفات سے پہلے تو یہ فرمایا کرتے تھے کہ وہ اگر زندہ ہوتے تو کوئی بات میرے ذہن میں نہ ہوتی ایسی تشویش کی۔

طاعون کے سبب شہادت

لیکن اُن کی وفات ہوگئی طاعون ہی میں ۔ طاعون ہی میں وفات ہُوئی اُن کی ۔ عمواس ایک مقام ہے اسی شام کے علاقے کا وہاں بہت سے صحابہ کرام کی وفات ہُوئی مَیں ایک دن ایک کتاب دیکھ رہا تھا ۔ جو سیر کبیر کے نام سے امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے لکھی ہے اس میں آتا ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اصل میں رومیوں کی جوابی کارروائی کے لیے لشکر روانہ کیا ہے

نبی علیہ السّلام کی پیشین گوئی کی روشنی میں دُعاء طاعون اور فتوحات

تو پھر اُنھوں نے اس میں کئی چیزوں کی نصیحت کی درخت نہ کاٹیں یہ نہ کریں وہ نہ کریں ۔ پھر آخر میں ایک دُعا اُن کے لیے کی ۔ اس دُعا کا مفہوم یہ تھا کہ بس یہ واپس نہ آئیں وہیں رہ جائیں ، شہید ہوجائیں اور طاعون اِن کے اُوپر آجائے اس طرح کے جملے اس میں ملتے ہیں ۔ اَب جو وہ تو معلوم ہوتا ہے یہ سب چیزیں جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم سے انھوں نے سن رکھی تھیں اور کہتے ہیں کہ درخت نہ کاٹنے کا اس طرح اور چیزوں کا اُنھوں نے جو حکم دیا وہ بھی اسی لیے کہ اُنھیں پتا تھا کہ یہ علاقہ فتح ہو جائے گا ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے بتلا رکھا تھا تو یہ علاقہ فتح ہونا ہی ہے ۔ اس لیے اسکے

درختوں کو کاٹنے کی ضرورت ہی نہیں تو ایسی چیزیں پہلے سے پتہ تھیں اور پھر اُن کی وفات اسی میں ہوئی۔

شہادتِ عمرؓ، نصیحت، بہنوئی کا نام نہ لینا

جو باقی حضرات رہ گئے وہ رہ گئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات کے وقت حضرت عثمان غنی، حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت زبیر حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت سعید ابن زید ابن عمرو ابن نفیل جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بہنوئی تھے۔ حج سے تو وہ واپس آتے ہیں۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی جس دن شہادت ہوئی ہے اس دن وہ تھے یا نہیں تھے اس کا نہیں پتا چل رہا۔ نام لینے میں اُنھوں نے یہی لکھا ہے علی عثمان زبیر طلحہ سعد عبدالرحمٰن، سعید کا نام ہی نہیں لیا اُنھوں نے عشرہ مبشرہ میں سے وہ بھی ہیں یا تو اس وجہ سے نہیں لیا کہ وہ بہنوئی تھے یا یہ کہ وہ کہیں اسی دن روانہ ہوئے تھے۔ حج سے وہ آتے ہیں۔ آخری خطبہ جو دیا ہے وہ سُنا ہے اس کے بعد چوتھے دن شہادت ہوگئی ہے۔ ان چار دنوں کے درمیان یا وہ مدینہ منورہ سے باہر گئے ہوئے تھے یا یہ کہ تھے وہاں اور اُنھوں نے نام نہیں لیا، تو فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ، ان میں سے جس کے اُوپر بھی تم راضی ہو جاؤ کثرت رائے سے اس کو تم خلیفہ بنا لو اس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ پر زیادہ رائے ہوگئی اور پھر اُن کے دستِ مُبارک پر بیعت ہوئی اور اُن کا دورِ خلافت چلتا رہا۔ گیارہ سال ساڑھے گیارہ سال تک ان سب فضائل میں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت آتی ہے

قیس بن ابی حازمؒ تابعی کی فضیلت

قیس بن ابی حازم تابعی ہیں اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ تابعین میں سے بہترین تابعی ہیں خیر التابعی ہیں سب سے بہتر تابعی ہیں اور اس کی وجہ بتلاتے ہیں کہ وجہ یہ ہے کہ انھوں نے عشرہ مبشرہ کو دیکھا ہے سب کو دیکھا ہے دس کے دس کو دیکھا ہے اور انھوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز بھی پڑھی ہے۔ تو وہ فرماتے ہیں۔ رَأَیْتُ یَدَ طَلْحَۃَ شَلَّاءَ

مَیں نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کو دیکھا ہے کہ وہ شل تھا یعنی ناکارہ تھا۔ داہنا ہاتھ یا بایاں ہاتھ کوئی سا ہاتھ تھا۔ وَقٰی بھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم احدٍ۔

انھوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بچاؤ کیا احد کے دن۔ احد کے دن صورت ایسی پیش آئی تو پہلی دفعہ تو لڑائی میں فوراً ہی شکست ہوگئی کافر بھاگ گئے۔

احد کے معرکہ کا نقشہ

اور اس میں ایسی شکل بنتی ہے کہ احد پہاڑ کا جو حصہ ہے وہ مسلمانوں کی بائیں جانب کا پہاڑ ہے جو لمبا ہے اور مسلمانوں کی پشت پر ایک ٹیلہ تھا، پہاڑی تھی چھوٹی سی اس چھوٹی پہاڑی پر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ صحابہ کرام کو مامور کر دیا تھا۔ یہ پچاس آدمی تیر انداز تھے۔ نشانہ باز تھے اور یہ فرمادیا تھا کہ یہاں سے مت ہٹنا حتّٰی کہ اگر تم یہ دیکھو کہ ہمارے گوشت کو اچک رہے ہیں جانور تو بھی تم نے یہاں سے نہیں ہٹنا۔ شدید الفاظ میں انہیں تاکید فرمائی لیکن لڑائی تھوڑی ہی دیر ہوئی تو وہ بھاگ کھڑے ہوئے۔ آدھے گھنٹے میں پونے گھنٹے میں ایک گھنٹے میں جب وہ بھاگے ہیں تو پھر یہ حضرات نیچے اُترے ہیں (اس خیال سے) کہ اب تو شکست ہو گی جبکہ حقیقت یہ تھی کہ موقعہ ایسا بنتا تھا کہ یہ اُحد پہاڑ مسلمانوں کے بائیں جانب ہے اور مسلمانوں کے عقب میں ٹیلہ ہے یہاں سے شکست دی کفار کو یہ کفار اُدھر کو گئے اور پیچھے سے پہاڑ کے چکر کاٹتے ہوئے پھر اِدھر سے آگئے تو اب یہ کفار ادھر سے چکر کاٹتے ہوئے آئے تو اب مسلمانوں کی پشت ہو گی ان کی طرف اور مسلمانوں کا وہ دستہ ٹیلہ پر موجود نہیں تھا جہاں سے یہ کافر پسپا ہوئے تھے اس جگہ مسلمان پہنچ چکے تھے اور اُدھر ٹیلے پر جہاں آپ نے فرمایا تھا حفاظت کے لیے وہاں موجود نہیں رہے۔ سوائے چند آدمیوں کے باقیوں نے مانی ہی نہیں بات چلے گئے اور رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اِسی جگہ تھے جہاں لڑائی کے وقت تھے۔ ادھر پشت کی طرف سے جب یہ لوگ اچانک آتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک دم حملہ آور ہوئے اور کوئی رکاوٹ ہی نہ پیش آئی۔

اس کوتاہی کی وجہ

اور اصل میں اس کی وجہ جہاں تک سمجھ میں آئی وہ یہ ہے کہ اس زمانے میں شراب جائز تھی اور شراب پیئے ہوتے تھے یہ لوگ۔ حدیث شریف میں آتا ہے۔ اصطبحوا الخمر کہ شراب پیئے ہوئے تھے یہ لوگ شاید نشے میں ہوں گے شراب کے اور اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شدید الفاظ استعمال فرمائے کہ اگر یہ

دیکھو کہ ہمیں اچکے رہے ہیں لوگ یا جانور تو بھی نہ ہلنا معلوم یہ ہوتا ہے کہ ان حضرات کی سمجھ پورا کام نہیں کر رہی تھی نشے میں ایسے ہوتا ہے۔

شراب کی ممانعت اور صحابہ کا اشکال

بعد میں جب منع ہوئی۔۔۔ شراب تو پھر صحابہ کرام کو اشکال ہُوا کہ

ہمارے صحابہ میں ایسے بھی تھے کہ جو شراب پیے ہوتے تھے اور شہادت ہُوئی ہے اُن کی تو۔۔۔ کیا ہُوا تو اس پر آیت اُتری تھی کہ ان پر کوئی حرج نہیں کیونکہ اس وقت تک جائز تھی انما استزلھم الشیطان ببعض ما کسبوا یہ احد کے واقعہ کا ذکر چوتھے پارے میں ہے۔ ساتھ ہی ساتھ ولقد عفا اللہ عنھم اللہ نے اُن کو معاف کر دیا۔

صحابہ کی لغزش بے ارادہ تھی

اور وہ لغزش جو تھی وہ لغزش کے ارادے سے نہیں تھی وہ بے ارادہ تھی تو اس وقت جب یہ حملہ آور کافر اچانک یہاں پہنچے ہیں تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے پاس ایک گڑھا تھا اُس میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کو نکالا گیا اور کچھ کافروں نے حملہ کیا آپ سر پر خود پہنے ہُوتے تھے۔

خود دو قسم کے ہوتے تھے

"خود" دو طرح کے ہوتے تھے ایک وہ جو بالکل باریک بُنا ہُوا ہوتا تھا لوہے کا ٹوپی کی طرح بلکہ وہ ٹوپی کے نیچے پہنتے تھے۔ ٹوپی اُوپر ہوتی تھی۔ ایک وہ جو اس سے بہت بڑا ہوتا تھا اس میں کمانیاں بھی ہوتی تھیں تو وہ کمانی جو تھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے پیوست ہو گئی۔ چہرہ مُبارک کے ایک حصّہ میں۔

دندان مُبارک شہید ہونے کی نوعیّت

اور حضرت ابو عبیدہؓ رضی اللہ عنہ نے دانتوں سے اس کو نکالا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کا دندان مُبارک شہید ہو گیا۔ شہید ہونے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ٹوٹ گیا بلکہ شہید ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ پھٹ گیا ٹوٹا نہیں۔ اس میں دراز آ گئی۔

دندان مُبارک کی شہادت اور حلوہ کی حقیقت

یہ بھی عجیب بات کہ وہ حلوہ کھاتے ہیں، وہ

کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے حلوہ کھایا تھا اس لیے ہم حلوہ کھاتے ہیں بالکل غلط باتیں ہیں یہ بے اصل باتیں ہیں۔ دندان مُبارک شہید ہونے کا مطلب بس یہ ہے کہ اس میں دراز آگئی تھی شق ہوگیا تھا تو پھر اب اس وقت جو حضرات ساتھ تھے قریب تھے ان میں حضرت ابو عبیدہ ابن جراح نے کام کیا یہ اُن کا ایک کارنامہ ہوا۔

غزوۂ اُحد میں حضرت طلحہ رضؓ کا کارنامہ

اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بہت بڑے بہادر آدمی تھے اُنھوں نے یہ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کو اُٹھالیا۔ خُون زیادہ ضائع ہو رہا تھا اور یہ سوچا کہ پہاڑی پہ چلے جائیں اور پہاڑی پر ایک چشمہ تھا تو وہاں وہ لے جا رہے تھے جب کافروں نے دیکھا کہ یہ لے جا رہے ہیں تو انھوں نے تیر مارے اس وقت حضرت طلحہ رضؓ نے یہ کیا کہ بچاؤ کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کا بچاؤ کرنے کے لیے ڈھال نہیں تھی یا ہوگی مگر نہ نکال سکے تیر آتا دیکھا تیر کے آگے ہاتھ کر دیا وہ ہاتھ پر لگ گیا۔ دوبارہ پھر اسی طرح تیر آیا پھر ہاتھ کر دیا۔ یہ بہت ہی مشکل بات تھی ایک دفعہ کہیں چوٹ لگ جائے اور دوبارہ پھر اس کو چوٹ کے لیے آگے کر دے آدمی پھر تیر آیا۔ پھر اسی طرح حتّٰی کہ ہاتھ کا گوشت جو تھا اُڑ گیا تو وہ ہاتھ ساری عمر پھر ایسے ہی رہا اس پر گوشت نہیں آسکا۔ پورا کام وہ نہیں کرتا تھا۔ صحابہ کرام کہتے تھے کہ سب سے بڑا کارنامہ جو کیا ہے احد کے میدان میں وہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے کیا میدان جیتا گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت کے لحاظ سے سب سے بڑا کام میدان جیتنے کا جو کیا ہے وہ انہوں نے کیا

جنگجو ہونے کے اعتبار سے سب سے بڑا کارنامہ حضرت حمزہ نے کیا

جنگجو ہونے کے لحاظ سے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے سب سے بڑا کام کیا تیس کم ازکم ورنہ بتلیس کافر صرف اس دن ان کے ہاتھ سے مارے گئے یہ بہت بڑی بہادری کی بات تھی، تو حضرت طلحہ رضؓ نبی علیہ السلام کو لے گئے یعنی پہاڑ پہ لے جانے میں کامیاب ہوگئے جہاں تیر نہ پہنچ سکے وہاں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی پہنچیں وہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی پہنچے۔ اور حضرت علی تو اپنی ڈھال میں پانی لائے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے دھویا۔ دھونے سے تو خُون نہیں رُکتا بلکہ اور بہنے لگتا ہے جب انھوں نے دیکھا

کر بہہ رہا ہے تو پھر اُنھوں نے چٹائی کا ٹکڑا لے کر جلایا اور اس کی راکھ بھر دی وہ مٹی نہیں لگاتے تھے گویا اور واقعی مٹی بہت نقصان دہ ہوتی ہے۔ زخم کو اگر لگ جائے۔ اور اگر اس میں کوئی جراثیم کسی خراب قسم کے ہیں تو مہلک ہو جاتی ہے۔ یہ پُرانا طریقہ گویا چلا آرہا ہے۔ زخموں کے علاج کا کہ اس طرح جلا لو جلا کر راکھ بھرو۔ وہ جراثیم سے فارغ ہوگئی ٹھیک ہوگئی تو ——— پھر جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا یہ خُون رُک گیا

جنّت کی ضمانت جنّت کی بشارت سے بڑے درجے کی چیز ہے

اب حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کا درجہ عشرہ مبشرہ میں بڑا ہی خصوصی درجہ ہے۔ ہر آدمی کے کچھ نہ کچھ اس قدر بلند کارنامے ہیں کہ جن کی وجہ سے جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ان کے بارے میں ضمانت لی ہے ورنہ جنّت کی بشارت بہت لوگوں کو دی ہے۔

آپؐ کا مستعمل پانی پینے والی عورت کو بشارت

ایک عورت تھیں امراۃ رافع اُن کے بارے میں آتا ہے کہ اُنھوں نے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا مستعمل پانی پی لیا (یعنی وضو کا استعمال شُدہ پانی) جو آپ نے استعمال کیا برتن میں جمع تھا وہ آپ نے پی لیا پھینکنے میں بے ادبی سمجھی پھر رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا حرم اللّٰہ بدنک علی النار اللہ نے تمہارا بدن آگ پر حرام کر دیا

ایک اور صحابی کو بشارت

یہ عکاشہ ابن محصن انھوں نے نبی علیہ السّلام کو فرماتے ہوئے سُنا کہ میری اُمت میں اتنے لوگ ہونگے جو بلا حساب جنّت میں جائیں گے۔ (اُنھوں نے درخواست کی کہ میرے لیے دُعاء فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان میں سے کر دے) آپ نے ان کے لیے دُعا کر دی کہ اللہ تعالیٰ ان کو ان میں کر دے تو عکاشہ ابن محصن کے بعد ایک اور شخص کھڑے ہُوئے کہ میرے لیے بھی دُعا فرما دیجیے تو آپ نے فرمایا سبقک بھا عکاشہ کہ عکاشہ نے تم پر سبقت لے لی تم سے آگے چلے گئے۔ اور وہ مبشر بالجنۃ ہوگئے۔

نبی علیہ السّلام کا خون پینے والے صحابی کو ارشاد

ایک اور تھے اُنھوں نے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا خُون جو سینگی کے ذریعہ نکلواتے

ہیں اس کو ضائع نہیں جانے دیا اور پی لیا اس کے بارے میں بھی آتا ہے۔ فَدَمُكَ كَرِيْمٌ کہ تمہارا خون میرے خون سے مل گیا تو اس کے لیے بھی اس طرح کے کلمات یاد ہیں مجھے او کما قال علیہ السّلام

ایک عورت کو بیماری پر صبر کی تلقین اور بے پردگی سے حفاظت کی دُعا

اور مزید عورتیں بھی ایسی ہیں ایک عورت آئی اسے دَورہ پڑتا تھا اس نے عرض کیا کہ میرے لیے دُعا فرمائیں۔ آپ نے فرمایا کہ تم تو میں دُعا کر دوں کہ تم ٹھیک ہو جاؤ اور چاہو تو صبر کرو اور جنّت میں چلی جاؤ تو انھوں نے کہا کہ میں صبر کروں گی مگر یہ دُعا فرما دیجیے کہ دَورہ جب پلٹ آئے تو میری بے پردگی نہ ہوا کرے تو آپ نے یہ دُعا فرمائی تو اس طرح جن لوگوں کو آپ نے جنّت کی خوشخبری دی ہے وہ بہت زیادہ ہیں عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کو بھی بشارت دی تو ان کی تعداد ملائی جائے تو وہ بہت ہیں یہ صرف وہ ہیں کہ جن کے بارے میں بار بار فرمایا اور جن کے بارے میں ضمانت لی تو گویا یہ بہت بڑا درجہ ہو گیا اسلام میں اور ایسے لوگ یہ صرف یہ دس ملتے ہیں تو سب بڑا درجہ ان حضرات کا بنتا ہے پوری اُمّت میں جو دس حضرات ہیں جن کی ضمانت لی ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے کہ یہ جنّت میں جائیں گے ہی ان سے کوئی بڑا کام ہوگا ہی نہیں۔ اللہ نے گویا اُن کے لیے یہ طے ہی کر دیا کہ یہ نیکی ہی پر قائم رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اُن کا ساتھ نصیب فرمائے۔

ضرورت رشتہ

اُمورِ خانہ داری پر دسترس رکھنے والی تعلیم یافتہ، دیندار چار خوبرو سیّد لڑکیوں کے لیے جن کی عمریں ۱۸ تا ۲۱ سال ہیں مناسب رشتے درکار ہیں۔ تعلیم یافتہ، ملازم پیشہ اور کاروباری حضرات بذریعہ سرپرست رجوع فرمائیں: رشتے سیّد اور لاہور سے ہوں۔

ملنے کا پتہ: مولانا سیّد احمد شاہ کاظمی جامع مسجد دہلی مسلم ہوٹل نئی انارکلی لاہور۔